علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

تحریر: جناب مولانا عبدالعظیم انصاری قصور

مولانا محمد مدنی رحمہ اللہ 18 فروری 2002ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر کے عالمِ جاودانی کا سفر اختیار کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک عرصے سے صاحب فراش تھے اور لاہور ہسپتال میں داخل تھے کہ وقت موعود آ پہنچا۔ ان کی وفات کی اچانک اطلاع سن کر دل کو انتہائی صدمہ لاحق ہوا۔ اس دار فانی میں ہر روز لوگ آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن ایک صاحب علم وفضل اور نامور عالم دین کا انتقال اس قحط الرجال کے دور میں ایک بہت بڑا سانحہ اور المیہ ہے۔ مولانا محمد مدنی علیہ الرحمہ کا تعارف مجھ سے اس دور میں ہوا جب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دفتر شیش محل روڈ میں ناظم دفتر تھا۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ جمعیت کے صدر اور حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ ناظم اعلیٰ تھے۔ اسی دوران جماعت کی عظیم درسگاہ جامعہ سلفیہ کا قیام عمل میں آیا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے طلباء میں قاضی محمد اسلم سیف، حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی، مولانا حافظ بنیامین، مولانا علی محمد، مولانا محمد مدنی، مولانا محمد علی جانباز اور دیگر علمائے کرام سے اس عاجز کے مخلصانہ روابط وتعلقات تھے۔

اس وقت جامعہ سلفیہ کی نظامت اور اہتمام حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے سپرد تھا جو حق بحق دار رسید کے مصداق تھا۔ بعد میں بوجوہ اس میں تبدیلی واقع ہوگئی۔ حضرت سید داؤد غزنویؒ کی ہدایت پر میں جامعہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر مختلف مدارس کے ماہر اور تجربہ کار اساتذہ کرام سے جامعہ کے نصاب کے مطابق تمام علوم وفنون کی کتابوں کے سوالات کے پرچے مرتب کراتا...... پھر خود ہی دفتر میں موجود سائیکلو سٹائل مشین پر تعداد کے مطابق پرچے تیار کر کے انہیں لے کر امتحان کی مقررہ تاریخ پر فیصل آباد جاتا اور اپنی نگرانی میں پرچے حل کراتا۔ بعد میں نتائج مرتب کر کے حضرت مولانا غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آپ میری اس کارکردگی سے نہایت خوش ہوتے اور تحسین وتبریک سے نوازتے۔ پھر تمام پرچے ناظم تعلیم کے سپرد کر دیئے جاتے۔ جو جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے جا کر طلباء کو نتائج سے آگاہ کرتے۔ نتائج کے لحاظ سے مولانا محمد مدنیؒ کا شمار ان طلباء میں ہوتا تھا جو کارکردگی کے لحاظ سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتے۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور اس کی طرف سے ودیعت